کتاب : الموسوعۃ القضائیۃ، اسلامی عدالتوں کے فیصلوں پر مبنی انسائیکلو پیڈیا

مصنف : ریسرچ کمیٹی، فلاح فاؤنڈیشن

ناشر : خالد بک ڈپو

سالِ اشاعت : ۲۰۰۳ء

صفحات : ۵۵۹

تبصرہ نگار : ڈاکٹر محمد طاہر منصوری ☆

زیر تبصرہ کتاب نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے اہم عدالتی فیصلوں کی انسائیکلو پیڈیا ہے جسے فلاح فاؤنڈیشن پاکستان نے شائع کیا ہے۔ کتاب کا پیش لفظ جسٹس (ر) خلیل الرحمٰن خان، ناظم فلاح فاؤنڈیشن اور ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ اس میں آپ نے عہد اوّل کی اسلامی عدالتوں کے فیصلوں کی جمع و ترتیب کے ضمن میں کی جانے والی کاوشوں کا تحلیلی و تجزیاتی مطالعہ کیا ہے، انہوں نے بہت مؤثر انداز میں ان کاوشوں کے علمی منہج اور ان کے قانونی و فقہی مشمولات کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے۔ پیش لفظ کے علاوہ کتاب کے تمہیدی حصے میں ''اسلام کا عدالتی نظام'' کے عنوان سے ایک جامع مقدمہ بھی دیا گیا ہے۔ مقدمے میں قضاء کی اہمیت، مفہوم، منصب قضا کی شرائط، آدابِ قضاء، اسلامی عدالتی نظام کے امتیازی خصائص جیسے موضوعات پر علمی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ مقدمے کا ایک اہم حصہ رسول اکرم ﷺ کے مقرر کردہ قاضیوں کا تفصیلی تعارف ہے۔ اس فہرست سے پتہ چلتا ہے کہ عصر اوّل میں کتنے عظیم المرتبت افراد منصب قضاء پر فائز رہے ہیں۔

کتاب میں اسلامی قانون کے سات اہم موضوعات: حدود، جہاد، نکاح، طلاق، اقضیہ، ھبہ و وصیت، اور میراث کا مطالعہ کیا گیا ہے اور ان سے متعلق نبی اکرم ﷺ کے فیصلوں کی نشاندہی کی

☆ ایسوی ایٹ پروفیسر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

گئی۔ یہ انتہائی اہمیت کے حامل موضوعات ہیں۔ ان کا تعلق ایسے عملی مسائل سے ہے جن سے معاشرے کے عام افراد اور اسلامی قانون و قضاء کے ماہرین دونوں کو اکثر سابقہ پیش آتا ہے۔ ہمارے خیال میں موضوعات کا یہ انتخاب علمی و عملی اعتبار سے بہت اہم ہے۔

"الموسوعة القضائية" ایک بہت قابل قدر کوشش ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں قضاء کے شعبے میں اپنے گراں قدر تاریخی ورثے سے روشناس ہونے کا موقع ملا ہے۔ البتہ چند ملاحظات پیش خدمت ہیں۔ اگر لائق التفات ہوں تو آئندہ اشاعت میں اُن کو ملحوظ نظر رکھا جا سکتا ہے۔

۱۔ کتاب کا عنوان کتاب کے اندر پیش کیے گئے علمی مواد سے مطابقت نہیں رکھتا۔ "الموسوعة القضائية" کے عنوان سے یہ تصور ذہن میں آتا ہے کہ یہ بنیادی طور پر عدالتی فیصلوں پر مشتمل ہوگی مگر عملاً ایسا نہیں ہے۔ اس میں بہت سی ایسی احادیث دی گئی ہیں جو عملی زندگی کے احکام سے متعلق ہیں۔ وہ کسی طور پر عدالتی فیصلے کی تعریف میں نہیں آتیں۔ اس طرح کتاب عدالتی فیصلوں سے زیادہ "فقه السنة" اور "احادیث الاحکام" کی کتاب نظر آتی ہے۔

۲۔ ہر حدیث سے پہلے "احکامات" کے عنوان سے حدیث سے ماخوذ چند نکات دیے گئے ہیں۔ میری رائے میں ان کی حیثیت "احکامات" فیصلوں یا عدالتی نظائر کی نہیں، ان کی حیثیت محض فقه الحديث کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ زیر مطالعہ حدیث کے یہ وہ اہم مفاہیم و مطالب ہیں جن تک محقق اپنی فہم کے مطابق رسائی حاصل کر سکا ہے۔ اگر انہیں قانونی فیصلوں کی حیثیت دے دی جائے تو اس سے کئی قانونی الجھنیں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ مثال کے طور پر صفحہ ۸۵ پر احکامات کے ضمن میں یہ بات کہی گئی ہے کہ "غریب شخص کے غلام کا قتل سے کم جرم قابل معافی ہے"۔ اس عبارت سے جو فوری مفہوم سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ غریب اگر جرم کرے مثلاً وہ کسی امیر کا بلاسبب ہاتھ یا کان کاٹ دے تو اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔ گویا کہ سزا کے تعین میں غربت و امارت کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

اسی طرح صفحہ ۲۹۹ پر پیش کیے گئے احکامات میں سے ایک یہ ہے کہ "نکاح جوتوں کے جوڑوں کے عوض بھی ہو سکتا ہے" ہمارے خیال میں اس حدیث سے عورت کی مقدار مہر پر آزادانہ رضامندی کا اصول ثابت ہوتا ہے یعنی مہر کے سلسلے میں اس کی رضامندی کو اہمیت دی جائے گی۔ اسی طرح صفحہ ۴۲۳ پر ہے "کسی بڑے اور تہذیب یافتہ شہر میں رہنے والے کے خلاف جاہل قسم کے دیہاتی کا گواہی دینا ناجائز ہے"۔ صفحہ ۱۶۲ پر یہ عبارت ہے: "سزا یافتہ کو زخم بھرنے تک جیل میں ڈالنا جائز

ہے''۔ صفحہ ۱۶۳ پر عبارت ہے: ''فیصلے کے وقت ایک فریق کا حاضر نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ حق پر نہیں ہے اور ظالم ہے''۔ صفحہ ۴۵۴: ''مرد کا اپنی بیوی کو تھپڑ مارنا اسے سیدھا کرنے کے لوازمات میں سے ہے، اس لئے اس کا کوئی قصاص نہیں''۔

۳۔ "الموسوعة القضائية" میں عربی متن کے ساتھ اُردو ترجمے کے تقابل سے پتہ چلتا ہے کہ ''احکامات'' کا معتدبہ حصہ ترجمہ ہونے سے رہ گیا ہے۔ (صفحات ۱۸۴-۱۸۵، ۲۹۷، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۹۲، ۳۹۱، ۱۹۳، ۱۶۴) کئی احادیث کے ترجمہ میں بھی سہو ہوا ہے۔ مثلاً صفحہ ۳۳۴ پر حدیث "وجوب مهر المثل لها إذا نكحت دون اذن وليها وأصابها" میں "أصابها" کا ترجمہ ''اور ولی اسے درست قرار دے دے'' کیا گیا ہے حالانکہ "أصابها" سے مراد یہ ہے کہ شوہر بیوی سے ہم بستری کر لے۔

حدیث "تزوج النبی میمونة وبنی بها وهو حلال" کا ترجمہ کہ آپ ﷺ حالت حلال میں تھے، نامانوس ترجمہ ہے۔ (ص ۳۳۳) اسے احرام اترنے کی بعد والی حالت سے تعبیر کیا جانا چاہئے۔ یعنی یہ ترجمہ یوں ہو سکتا ہے کہ ''آپ ﷺ نے ان کے ساتھ اس وقت ہم بستری کی جب کہ آپ کا احرام اتر چکا تھا''۔

بعض عبارتیں اردو ترکیب کے اعتبار سے بہت نامانوس ہیں۔ مثلاً: یہ عبارت کہ ''اس کے راویوں سے مسلم نے اپنی صحیح میں دلیل پکڑی ہے''۔ ص ۴۲۴: ''جسے اسلام میں کوئی حد لگی ہوئی ہو''۔ ص ۴۵۱: ایک آدمی اپنے باپ سے اس کے ذمے قرض ہونے کی وجہ سے جھگڑتا ہوا نبی کریم ﷺ کے پاس آیا''۔ ص ۴۵۹: ''معاہدہ پورا ہونے سے قبل اسے سخت کرنا بھی ناجائز ہے''۔

بعض پروف کی اغلاط کی نشاندہی کی جا رہی ہے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح ممکن ہو سکے:

ص ۴۰ من جاء كم بالحسنة،

ص ۲۳ و تضريب عام

ص ۲۱، ۲۲ كتاب انقسامة

ص ۲۳ باب في اعقرفب

ص ۳۱ إن علينا أقضى أمتى

ص ۳۱ إن الله مع القاضى مالم يجوفا مالم فاذا جاء---

ص ۴۷ لن یجعل اللہ الکافرین علی المومنین سبیلا.

ص ۵۰ القضاء ثلاثة

ص ۵۲ لاحد إلا فی اثنین

ص ۵۳ کحکیم الانفسھم--- بعدل العامل فی رعیته یوما--- خمسین عام.

آیات و احادیث پر اعراب کی اغلاط بھی بہت زیادہ ہیں: (صفحات ۱۶، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۴۲، ۴۶)

۵۔ احادیث کی تخریج میں کئی مقامات پر ثانوی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے، جیسے "مشکوۃ المصابیح"، "مجمع الزوائد" یا "نیل الاوطار". بہتر یہ ہے کہ اس سلسلے میں اصل مصادر کی طرف رجوع کیا جائے۔ احادیث کے حوالے میں ان کی تمام ضروری تفصیلات جیسے کتاب، باب وغیرہ نقل کی جائیں۔ محض حدیث نمبر کافی نہیں ہے۔ نصوص حدیث میں استعمال ہونے والے مشکل اور نامانوس کلمات کے معانی دیئے جائیں اور اس فن کی مستند کتابوں سے ان کے حوالے دیئے جائیں۔

۶۔ کتاب کے شروع میں منہج کتاب تفصیل کے ساتھ دیا جائے، اس سے قاری کے لئے کتاب سے استفادہ آسان ہو جائے گا۔

ان ملاحظات کے ساتھ بلاشبہ یہ ایک قابل ستائش علمی وتحقیقی خدمت ہے اور اسلامی قانون سے متعلق ذخیرہ کتب میں ایک قابل ذکر اضافہ ہے۔